



سوال

(518) نماز میں آیات کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسئلہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں وضاحت فرما کر جواب سے نوازیں۔ وہ یہ ہے کہ ہم ”سورۃ الاعلیٰ“ کی پہلی آیت یا دیگر ایسی سورتیں جن میں سوالیہ قسم کی آیات ہیں مثلاً سورۃ ”غاشیہ“ اور ”التین“ کے آخر میں، جو جوابی کلمات کہتے ہیں کیا یہ حضور علیہ السلام سے بحالت نماز ثابت ہیں یا نہیں یا آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔ فقط والسلام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

”سنن ابی داؤد“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَجَّ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سَنَنْ أَبِي دَاوُدَ، بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ، رَقْمٌ: ٨٨٣

اس حدیث میں کلمہ ”إِذَا قَرَأَ“ عام ہے۔ اس کے عموم میں حالت نماز وغیرہ سب داخل ہیں، اسی طرح اپنے عموم کے اعتبار سے یہ روایت فرضی اور نظمی سب نمازوں کو شامل ہے۔ اس کی تائید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال سے بھی ہوتی ہے۔

چنانچہ ”سنن کبریٰ بیہقی“ میں ہے:

إِنَّهُ قَرَأَ فِي الصُّحُفِ بِسَجَّ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى “سنن الکبریٰ للبیہقی، بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ آيَةِ الرَّحْمَةِ وَآيَةِ الْعَذَابِ وَآيَةِ التَّنْجِيحِ، رَقْمٌ: ٣٦٩٣”

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں آیت سَجَّ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھی، اور پھر ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہا۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا بیان ہے، کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا سَجَّ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا، پھر ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہا۔ اس کی مثل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مستقول ہے، کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے ماثور ہے کہ

”إِنَّهُ قَرَأَ سَجَّ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ۔ فَقِيلَ لَهُ: أَتَرِيدُ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: لَا إِنَّمَا أَمَرْنَا بِشَيْءٍ فَلَعْنَةُ“

حدیث مذکور میں عزیزی نے صحت کا حکم لگایا ہے الوداؤد میں ہے :

ثولف ابن وکیع فی ہذا الحدیث رواہ أبو وکیع، وشعبہ، عن ابی اسحاق، عن سعید بن یحییٰ، عن ابن عباس مرفوعاً۔

اسی طرح سورۃ "واتین" اور "لا اقیم" اور "والرسلت" کے بارے میں لفظ "من قرأ" وارد ہوا ہے جو عموم کا متقاضی ہے۔ حالت نماز وغیر حالت نماز کو شامل ہے۔ اسی بناء پر صاحب "مشکوٰۃ" حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مذکور اور اس حدیث کو "باب القراءة والصلوة" کے تحت لائے ہیں، لیکن حدیث ہذا کی سند میں راوی مجہول ہے۔ "مرعاۃ المصابیح" ص: ۶۲۸ (جلد اول) میں ہے :

فی اسنادہ رجل مجول فاحدیث ضعیف۔

نیز "فتح القدر للشوکانی" (ص: ۳۳۳، جزء ۵) میں ہے۔ "وفی اسنادہ رجل مجول" اور ابن کثیر جزئی: ۴، ص: ۵۸ پر ہے :

وقد رواه شعبه عن اسماعیل بن أمية قال قلت: من حدیث: قال: رجل صدق عن ابی ہریرۃ۔

ترمذی میں ہے :

انما روی ہذا الاسناد، عن ہذا الاعرابی، عن ابی ہریرۃ۔ ولا یسلی

الوداؤد میں ہے : ہذا الاعرابی لا یعرف ففی الاسناد جہالت۔

اس روایت میں لفظ "فلیسئل" استعمال ہوا ہے اور "احکام القرآن لابن العربی" میں ہے : "وفی روایۃ غیرہ اذا قرء أو سمع" جو مقتدی کو بھی شامل ہے لیکن ساتھ ہی فرماتے ہیں : "وہذا اخبار ضعیفہ" ملاحظہ ہو! ۱۹۳۱ جزئی: ۴۔ بہر صورت یہ حدیث ضعیف ہے، کما عرفت۔

باقی رہا معاملہ "سورۃ ناشیہ" کا، تو اس بارے میں مجھے کوئی نص نہیں معلوم۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس سورت کے اختتام پر اللہم خاسینی پڑھا ہو۔ البتہ "مشکوٰۃ" (جزء ثانی، ص: ۴۱۷) پر ایک روایت بحوالہ "مسند احمد" باہن الفاظ موجود ہے :

یقول فی بعض صلواتہ: اللہم خاسینی جنا بآسیرا۔ مسند احمد، رقم: ۲۳۲۱۵، صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۸۳۹، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم: ۱۹۰۔

"تفسیر ابن کثیر" جز: ۴، ص: ۴۸۹، پر ہے "صحیح علی شرط مسلم" یعنی یہ حدیث امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے، لیکن اس میں "سورۃ ناشیہ" کا تعین کرنا امر مشکل ہے۔ حاصل خلاصہ یہ ہے، کہ "سورۃ الاعلیٰ" میں قاری کے لیے جواب کی رخصت ہے۔ اس بیان میں وارد باقی احادیث قریباً ضعیف اور ناقابل حجت ہیں، باقی رہا معاملہ سامع مقتدی یا غیر مقتدی کے جواب کا، تو یہ کسی مرفوع حدیث سے ثابت نہیں ہو سکا۔

نیز قاری کے لیے مزید گنجائش بھی ثابت ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم، مسند احمد اور سنن نسائی میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے :

اذا مرّ بآیۃ فینا تسبیح۔ سجّ وادامر بسؤال، سأل وادامر بتعوذ، تعوذ مسند احمد، رقم: ۲۳۳۶۷، صحیح مسلم، باب انتحاب تطویل القراءة فی صلاة اللیل، رقم: ۷۷۲، سنن النسائی، باب تسویۃ القیام والركوع، رقم: ۱۶۶۳۔

یعنی "نبی ﷺ کا مرور (دوران تلاوت گزر) تسبیح کی آیت سے ہوتا، تو آپ ﷺ تسبیح پڑھتے اور جب سوال سے ہوتا سوال کرتے اور جب تعوذ سے گزر ہوتا، تو تعوذ پڑھتے۔"



نیز ”تخصیص البحر“ طبع انصاری کے، ص: ۹۰ میں ہے:

’وَيَسْتَبْتَلُ الْقَارِي فِي الصَّلَاةِ وَخَارِجَانِ يَسْأَلُ الرَّحْمَةَ - إِذَا مَرَّ بِآيَةِ الرَّحْمَةِ - وَأَنْ يَتَّخِذَ - إِذَا مَرَّ بِآيَةِ الْعَذَابِ -‘

”سنن ابی داؤد“ بمع ”عون المعبود“ جزء اول، ص: ۳۳۱، پر امام ابوداؤد نے امام احمد سے نقل کیا ہے: ”يُعْنَى فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَدْعُو بِمَا فِي الْقُرْآنِ“ صاحب ”عون المعبود“ اس جملہ کی تشریحات کرتے ہوئے رقمطراز ہے:

’فَالْإِمَامُ أَحْمَدُ يَخْتَصُّ بِذَا فِي النَوَافِلِ مِمَّا يَسْتَبْتَلُ فِي الْفَرَائِضِ أَيْضًا - وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ:‘

لیکن مسند احمد کی روایت میں ساتھ یہ قید بھی موجود ہے: ’يُقْرَأُ فِي صَلَاةٍ لَيْسَتْ بِفَرِيضَةٍ أَوْ بَعْضِ رَوَايَاتٍ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ كِي صِرَاحَتِ هِيَ - نَيْلِ الْأَوْطَارِ، ص: ۲۳۴، جزئی: ۳، میں ہے:

’وَالظَّاهِرُ اسْتِحْبَابُ هَذِهِ الْأُمُورِ لِكُلِّ قَارِيٍّ مِنْ غَيْرِ فَرَقَ بَيْنَ الْمُصَلِّيِّ، وَغَيْرِهِ، وَبَيْنَ الْإِمَامِ، وَالْمُسْتَفِدِّ، وَالْمَأْمُومِ - وَالِي ذَلِكَ ذَهَبَتْ الشَّافِعِيَّةُ -‘

لیکن میری نظر میں اولیٰ یہ ہے کہ اس حکم کو صرف قاری پر محصور کیا جائے۔ جیسا کہ حدیث میں نص موجود ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب وعلہ اتم) (حافظ ثناء اللہ مدنی)

تعلیق از حافظ محمد ابراہیم کبیر پوری

قارئین کرام نے محترم حافظ ثناء اللہ صاحب کا جواب اور اس کے دلائل ملاحظہ فرمائے۔ حافظ صاحب نے اپنا رجحان یہ ظاہر کیا ہے، کہ یہ جوابی کلمات امام کسے مقتدی نہ کہے، لیکن ہمارے نزدیک اولیٰ اور اقرب الی الصواب بات وہ ہے، جو حافظ صاحب نے ”نیل الأوطار“ کے حوالہ سے پیش کی ہے۔ یعنی امام شوکانی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ کلمات امام اور مقتدی دونوں کے لیے مستحب ہیں۔

ہم مسئلہ زیر استفتاء کی مزید وضاحت کے لیے مفتی جماعت حضرت محدث روپڑی رحمہ اللہ کی تحقیق ہدیہ قارئین پیش کرنا چاہتے ہیں۔

آپ کا علمی و تحقیقی مقام بلا نزاع مسلم ہے۔ قیام پاکستان سے قبل ہماری جماعت میں اساطین علم، شیوخ الحدیث، ارباب تحقیق اور اصحاب فتویٰ کثیر اور معقول تعداد میں موجود تھے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ پورے ہندوستان میں محدث روپڑی کے فتویٰ کو جس عزت و احترام سے دیکھا جاتا تھا، وہ مقام کسی دوسرے اہل علم کے فتویٰ کو حاصل نہ ہو سکا۔ ہمارے لیے مزید وجہ اطمینان یہ ہے، کہ ہمیں توہر لحاظ سے محدث روپڑی سے نسبت ہے اور مذکورہ الصدر استفتاء کے مفتی عزیز مکرم مولانا حافظ ثناء اللہ صاحب کو بھی انہیں سے شرف تلمذ حاصل ہے اور وہ بھی اپنے تمام اساتذہ سے زیادہ حضرت مرحوم کی تحقیق کو ترجیح دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم حضرت حافظ صاحب، محدث روپڑی رحمہ اللہ کے اپنے اخبار ”تنظیم اہل حدیث“ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳



یعنی ایک روز رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور ”سورۃ رحمن“ ساری پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش سنتے رہے۔ بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ سورت جنوں پر پڑھی تھی جب بھی میں آیت **فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ** پر پہنچتا، تو وہ نہایت لہجاً جواب دیتے ہوئے کہتے: **لَا إِلَهَ إِلَّا رَبُّنَا، كَذَّبَكَ، فَلَا تَحْمَدُ** یعنی ”اے ہمارے رب! تیری کوئی ایسی نعمت نہیں، جن کو ہم جھٹلا سکیں۔ پس تیرے لیے حمد ہے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت پیاری لگتی تھی، کہ سامعین بھی جواب دیں۔ لہذا مقتدی کو جواب دینا چاہیے۔ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے۔ مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے استدلال کیا ہے، کہ سامع بھی جواب دے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے استدلال سے معلوم ہوتا ہے، کہ حدیث قابل عمل ہے، خاص کر فضائل اعمال میں۔ رہی یہ بات کہ نماز غیر نماز میں کوئی فرق ہے، یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے، کہ بظاہر کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ یہ ایسا ہی سمجھ لینا چاہیے، جیسے امام کی (آمین) کے ساتھ (آمین) کہی جاتی ہے۔ کیونکہ سماع قرأت کو مغل نہیں۔ اس کا (آمین) پر قیاس صحیح ہے۔“ (بحوالہ فتاویٰ اہل حدیث، ج: ۲، ص: ۱۵۵، ۱۵۴)

حضرت میاں صاحب دہلوی کی تحقیق انیق و تائید

مزید اطمینان کے لیے ہم حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سیدناذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ المعروف بڑے میاں صاحب رحمہ اللہ کی تحقیق پیش کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ فتاویٰ نذیریہ، جلد اول، ص: ۲۳۰، ۲۲۳ میں ان کا اپنا فتویٰ موجود ہے۔ استفادہ تام کے لیے ہم سوال و جواب نقل کر دیتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 439

محدث فتویٰ